

# حدیث نجد اور علم ہیئت

تحریر : ابوالنعمان رضا

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اور امام ترمذی نے اپنی جامع میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی ::

قال امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا محمد بن اسماعیل البخاری ، حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا ازھر بن سعد ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال ذکر النبی ﷺ قال اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی یمنا قالوا و فی نجدنا قال اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی یمنا قالوا و فی نجدنا یا رسول اللہ ﷺ فاضنه قال فی الثالثة هناك الزلازل و الفتن و بها یطلع قرن الشیطان .

﴿ صحیح بخاری ، کتاب الفتن ، باب القول النبی ﷺ : الفتنة قبل المشرق ﴾

﴿ سنن ترمذی ، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ ، باب فی فصل الشام و الیمن ﴾

اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے، کچھ لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں بھی، اس پر فرمایا : اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے، ان لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ ﷺ ( راوی نے کہا ) میں گمان کرتا ہوں کہ تیسری بار یہ فرمایا : وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کے پیرو نکلیں گے۔

سید عالم ﷺ نے شام اور یمن کے لئے دعا کی تو نجد کے لوگوں نے کہا : یا رسول اللہ ﷺ ! ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے، اس سے پتہ چلا کہ جنہوں نے نجد کے لئے دعا کا کہا وہ اہل نجد تھے یعنی نجد

کے رہنے والے تھے اور دوسرا یہ کہ نجد کے کچھ لوگ دور نبوی ﷺ میں اسلام لائے تھے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا یہ وہی نجد ہے جو آج کل سعودی عرب کے نقشہ پر نظر آتا ہے یا اس سے مراد کوئی دوسری جگہ ہے؟؟

آئیے اس کے لئے صحیح بخاری کی طرف چلتے ہیں ::

قال امير المؤمنين في الحديث سيدنا محمد بن اسماعيل البخاري ، حدثنا قتيبة بن سعيد ، حدثنا ليث ، عن نافع ، عن ابن عمر رضي الله عنهما ، انه سمع رسول الله ﷺ و هو مستقبل المشرق يقول الا ان الفتنة هاهنا من حيث يطلع قرن الشيطان .

﴿ صحیح بخاری ، کتاب الفتن ، باب قول النبی ﷺ : الفتنة من قبل المشرق ﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول معظم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آپ علیہ السلام مشرق کی طرف چہرہ انور فرما کر کہہ رہے ہیں کہ خبردار فتنہ اس طرف ہے۔ جس طرف سے شیطان کے پیرو نکلیں گے۔

دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ فتنے اور شیطان کے پیرو نجد سے نکلیں گے اور یہ مشرق کی طرف ہے۔ یعنی نجد مشرق کی جانب ہے۔ پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کون سا نجد مراد ہے، دور حاضر کا نجد یا اس سے مراد کوئی اور جگہ جو مشرق میں موجود ہو؟؟ لیکن دو باتیں تو صاف ہیں کہ نجد سے فتنے اور شیطان کے سینک نکلیں گے اور یہ نجد مشرق میں ہے۔ اب کون سا ہے اس کے لئے ایک ایک اور حدیث صحیح بخاری کی اسکی طرف چلتے ہیں

قال امير المؤمنين في الحديث سيدنا محمد بن اسماعيل البخاري ، حدثنا عبد الله بن محمد ، حدثنا هشام بن يوسف ، عن معمر ، عن الزهري ، عن سالم ، عن ابيه ، عن النبي ﷺ انه قام الى جنب المنبر فقال الفتنة هاهنا الفتنة هاهنا من حيث يطلع قرن

الشيطان او قال قرن الشمس .

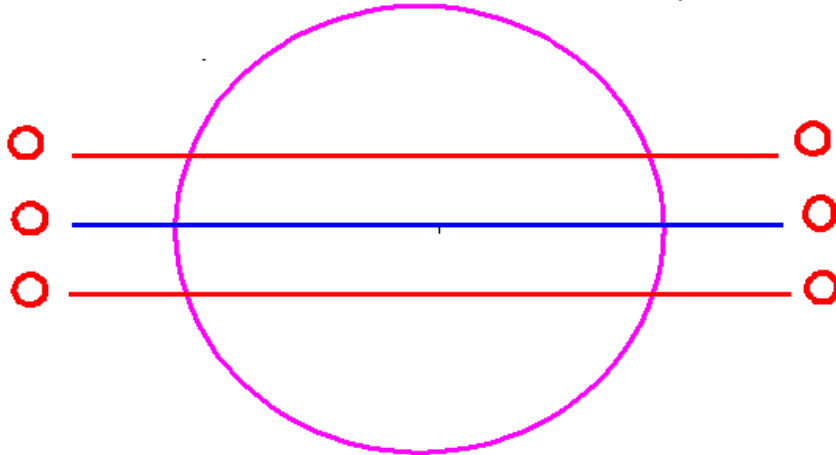
﴿ صحيح بخاری، کتاب الفتن ، باب قول النبی ﷺ :: الفتنۃ من قبل المشرق ﴾

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ فتنہ یہاں ہے، فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کے پیرو نکلیں گے یا فرمایا کہ جس طرف سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور شیطان کے پیرو نکلیں گے، کہاں سے نکلیں گے؟؟ جس طرف سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ آپ سوچ رہیں ہوں گے اس میں نیا کیا ہے اس سے پہلے حدیث میں سمت مشرق کا ذکر ہے اور سورج بھی مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔

سنیو! مشرق کا ذکر کرنا یہ سمت بتا رہا ہے اور سورج کا طلوع ہونا یہ ہمیں بتائے گا کہ کون سے نجد ہے۔ اب ہم چلتے ہیں علم ہدیت کی طرف سورج کا طلوع ہونا ہمیں بتائے گا اس لئے ہم پہلے سورج کے طلوع پر بات کرتے ہیں۔

یہ تو بچہ بچہ جانتا ہے سورج مشرق سے طلوع ہو کر، مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ سورج دنیا کے اوپر سے طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے، لیکن دنیا کے اوپر سے سورج کا طلوع اور غروب ایک ہی عرض پر نہیں ہوتا۔ عرض کو Latitude کہتے ہیں۔



☆ پمک دائرہ Pink Circle دنيا Earth ہے اور لال دائرہ Red Circle سورج

Sun ہے۔

☆ جبکہ نیلی لائن Blue Line دنيا کے عرض Latitude کے حساب سے زيرو درجے

( 0° N Or S ) ہے۔ اسے خط استواء Equator کہتے ہیں۔

☆ اور اوپر والی سرخ لائن Red Line دنيا کے عرض Latitude کے حساب سے ۲۳ درجے

۲۶ دقیقے شمالی ( 23° 26' N ) ہے۔ اسے خط سرطان Tropic Of Cancer کہتے ہیں۔

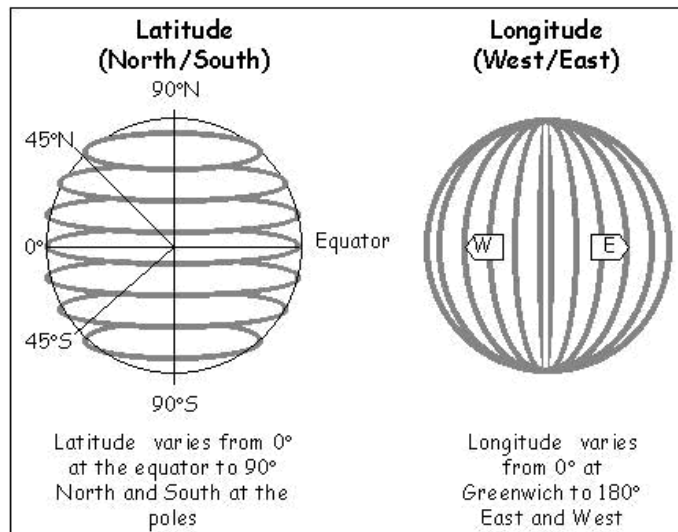
☆ اور نیچے والی سرخ لائن Red Line دنيا کے عرض Latitude کے حساب سے ۲۳ درجے

۲۶ دقیقے جنوبی ( 23° 26' S ) ہے۔ اسے خط جدی Tropic Of Capricorn کہتے ہیں۔

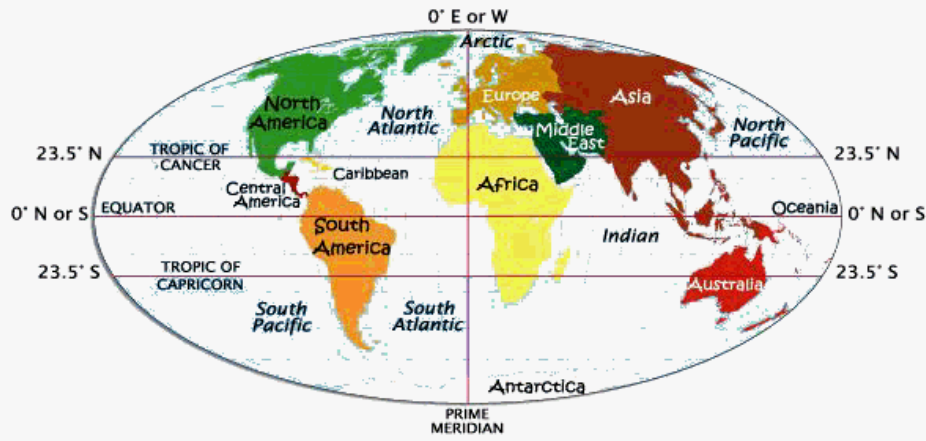
دنيا کا عرضی وسط یعنی خط استواء 0° Equator شمالاً جنوباً ہے۔ جیسے کہ آپ کو نظر بھی آ رہا ہے۔ یہ

عرضی وسط 0° سے قطب شمالی 90° North Pole تک ہے اور اسی طرح عرضی وسط 0° سے قطب

جنوبی 90° South Pole تک ہے۔



آپ سوچ رہے ہوں گے ان سب کا سورج کے طلوع و غروب سے کیا تعلق تو ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ سورج دنیا کے ایک ہی عرض پر طلوع و غروب نہیں ہوتا بلکہ یہ خط استواء سے خط سرطان کی طرف ۳ ماہ میں پہنچتا ہے پھر واپس لوٹتا ہے ۳ ماہ میں خط استواء کی طرف، پھر خط استواء سے ۳ ماہ میں خط جدی کی طرف پہنچتا ہے پھر واپس لوٹتا ہے ۳ ماہ میں خط استواء کی طرف۔ عرض سورج سارا سال اسی طرح طلوع و غروب ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔



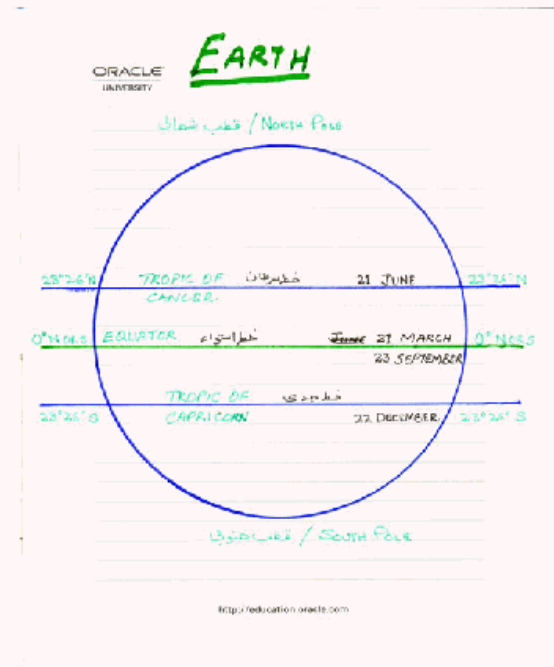
سورج دنیا کے خط استواء Equator پر ۲۱ مارچ ( March 21 ) کو طلوع و غروب ہوتا ہے۔ پھر قطب شمالی North Pole کی جانب خط سرطان Tropic Of Cancer تک ۲۱ جون ( June 21 ) کو جاتا ہے۔ یعنی سورج ۲۱ مارچ کو 0° عرضی وسط پر دنیا پر طلوع و غروب ہوتا ہے، پھر ہر لمحہ یہ اپنی جگہ تبدیل کرتا ہوا ۲۱ جون تک خط سرطان پر طلوع و غروب ہوتا ہے۔ خط سرطان کا عرض 23° 26' N Latitude ہوتا ہے۔

اس کو اور آسان کر کے بتاتا ہوں۔ سورج ۲۱ مارچ کو 0° عرضی وسط پر دنیا پر طلوع و غروب ہوتا ہے، پھر مثال کے طور پر یہ ۲۲ مارچ کو ۱° عرض Latitude پر دنیا پر طلوع و غروب کرے گا پھر یہ ۲۳ مارچ کو

۲۰ پر دنیا پر طلوع و غروب کرے گا، اس طرح یہ لمحہ بہ لمحہ اپنی عرض کو تبدیل کرتا ہوا ۲۱ جون کو خط سرطان Tropic Of Cancer تک پہنچتا ہے۔ جس کا عرض اوپر درج ہے۔

سورج خط سرطان سے آگے نہیں جاتا بلکہ اب یہ واپسی کا سفر کرتا ہے خط استواء کی جانب ۲۳ ستمبر Sep 23 کو پہنچتا ہے، سورج کا یہ سفر یہاں ختم نہیں ہوا بلکہ سورج یہاں سے قطب جنوبی South Pole کی جانب ہر لمحہ اپنی عرض تبدیل کرتا ہوا خط جدی Tropic Of Capricorn پر ۲۲ دسمبر Dec 22 کو پہنچتا ہے۔

سورج خط جدی سے آگے قطب جنوبی کی جانب نہیں بڑھتا بلکہ اب یہ واپسی کا سفر طے کرتا ہوا پھر ۲۱ مارچ March 21 کو خط استواء پر پہنچتا ہے۔ یہاں سورج کا طلوع و غروب کا ایک چکر ختم ہوا، اسی طرح سورج سالہ سال سے طلوع و غروب ہوتا آ رہا ہے۔



### اجمالی فہرست ::

- ☆ ۲۱ مارچ کو خط استواء پر، یہاں سے
- ☆ ۲۱ جون کو خط سرطان پر، یہاں سے واپسی
- ☆ ۲۳ ستمبر کو پھر خط استواء پر، یہاں سے
- ☆ ۲۲ دسمبر کو خط جدی پر، یہاں سے واپسی
- ☆ ۲۱ مارچ کو پھر خط استواء پر۔

اس دنوں سورج خط جدی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آج ۲۷ اکتوبر ہے۔ آج سورج کا طلوع Latitude 12° 43' 48" S پر ہوا اور غروب 12° 54' عرض Latitude پر ہوگا، اسی طرح کل ۲۸ اکتوبر کو سورج کا طلوع Latitude 13° 4' 6" S پر ہوگا اور غروب 14' 6" S 13° عرض Latitude پر ہوگا۔

آپ ملاحظہ فرما رہے ہوں گے کہ طلوع کا عرض الگ ہے اور غروب کا عرض الگ ہے۔

یہ سب بتانے کا مقصد سورج کا طلوع قطب شمالی کی جانب خط سرطان تک ہوتا ہے، اس سے آگے نہیں جاتا۔ تو معلوم یہ ہوا کہ سورج کے طلوع کا ایک مقام خط سرطان Tropic Of Cancer بھی ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث میں کیا تھا کہ **قال قرن الشمس** یعنی جس طرف سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

قارئین ! اب ہم ان تمام وضاحتوں کی مدد سے اصل مسئلہ کو سمجھتے ہیں کہ نجد سے مراد کون سا نجد ہے اور سورج کے طلوع سے کیا ثابت ہوتا ہے؟؟





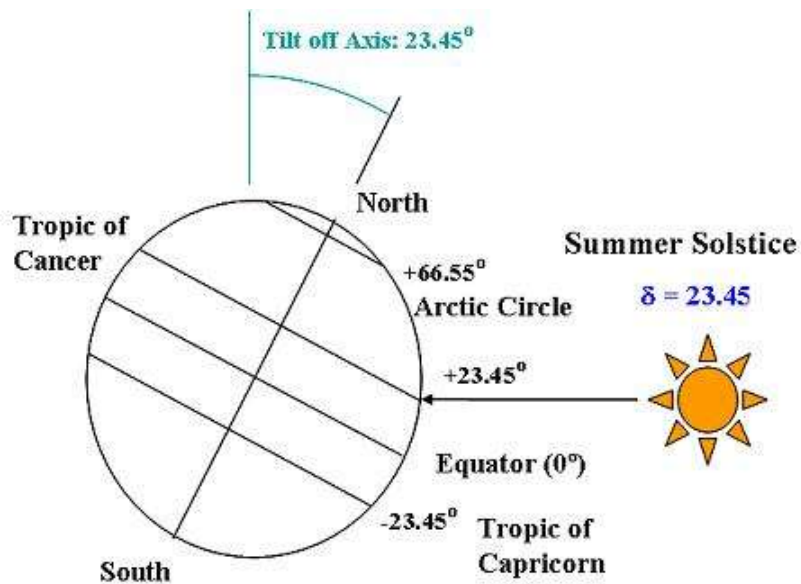
اوپر دی گئی تصویر ولڈاٹلس سے لی گئی ہے۔ اس میں ایک طرف دنیا کا نقشہ ہے جس میں سعودی عرب پر خط سرطان Tropic Of Cancer کی خط نظر آ رہی ہے۔ یعنی سورج کی طلوع وغروب کی آخری حد قطب شمالی North Pole کی جانب Tropic Of Cancer ہے جو سعودی عرب سے گزر رہی ہے۔ اس کے دوسری طرف سعودی عرب کا نقشہ ہے جس میں خط سرطان کی خط نظر آ رہی ہے، آپ کو اس خط پر Tropic Of Cancer لکھا نظر آ رہا ہوگا۔

اس خط سرطان Tropic Of Cancer کے اوپر آپ کو مدینہ Madina اور نجد Riyadh نظر آ رہا ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ حدیث نجد سے مراد آج کل کا سعودی عرب کا نجد یعنی ریاض Riyadh ہی ہے۔ کیونکہ حدیث میں نجد کے بارے میں ہے کہ فتنے اور شیطان کے پیرو نجد سے اٹھیں گے۔ دوسری حدیث میں فتنے اور شیطان کے پیرو کے نکلنے کی جگہ مشرق بتائی گئی ہے اور تیسری حدیث میں فتنے اور شیطان کے پیرو کے نکلنے کی جگہ وہ ہے جہاں سے سورج نکلتا ہے۔

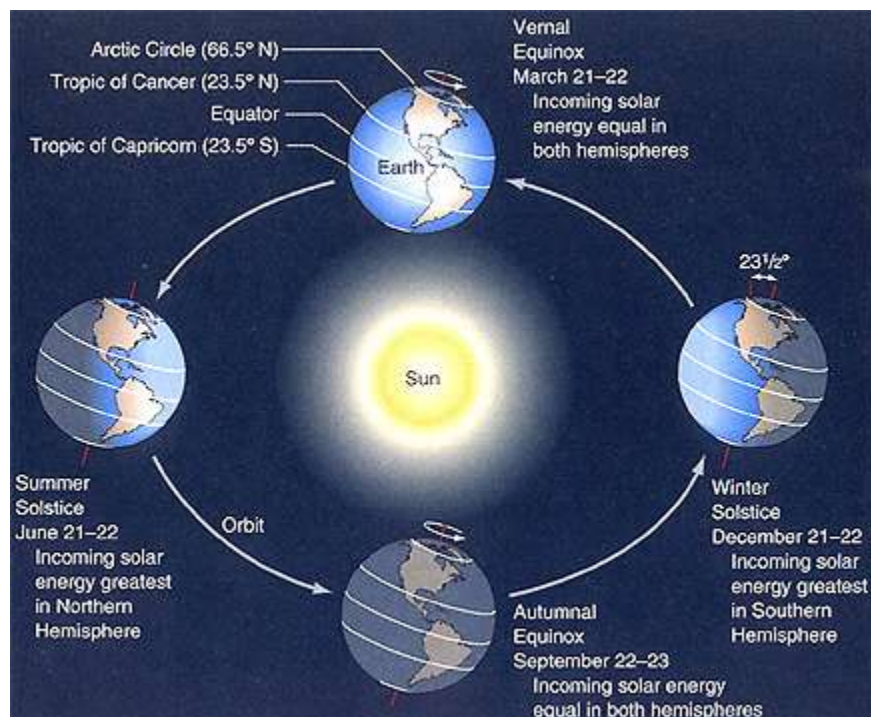


نجد، مدینہ کے مشرق میں وہاں موجود ہے جہاں سے سورج نکلتا ہے۔ اب جو لوگ نجد سے مراد عراق کو لیتے ہیں تو اس تمام وضاحت سے ان کا رد ہوا کہ سورج کے طلوع کی آخری حد جانب قطب شمالی سعودی عرب ہے نہ کہ عراق۔ اوپر دی ہوئے سعودی عرب کے نقشہ پر بھی دیکھ سکتے ہیں کہ عراق خط سرطان Tropic Of Cancer سے کتنا دور ہے۔



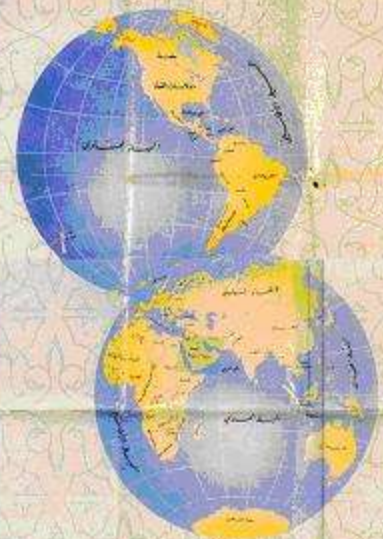


Declination ( $^\circ$ )	Approximate dates
+23.45	June 22
+20	May 21, July 24
+15	May 1, Aug 12
+10	Apr 16, Aug 28
+5	Apr 3, Sept 10
0	Mar 21, Sept 23
-5	Mar 8, Oct 6
-10	Feb 23, Oct 20
-15	Feb 9, Nov 3
-20	Jan 21, Nov 22
-23.45	Dec 22









**جزيرة العرب**

والتي هي الآن المملكة العربية السعودية

تمت طباعتها في

الطبعة الأولى سنة ١٣٢٩ هـ الموافق ١٩١٠ م

مطبعة المطبعة الأميرية

القاهرة

ج ١ - ١١ - ١

G-1-11-1



